بِسۡمِ اللَّهِ الرَّحۡمَٰنِ الرَّحِيمِ

ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِي الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ أَيۡدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعۡضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُونَ ﴿٤١﴾ قُلۡ سِيرُوا فِي الۡأَرۡضِ فَانظُرُوا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبۡلُ ۚ كَانَ أَكۡثَرُهُم مُّشۡرِكِينَ ﴿٤٢﴾ سورة الروم

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھا دے تاکہ وہ باز آجائیں۔ آپ فرما دیجیے کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جو لوگ پہلے ہو گزرے ہیں ان کا آخیر کیسا ہوا۔ ان میں اکثر مشرک ہی تھے۔

یہ آیات مبارکہ بہت واضح طور سے موجودہ وبائی صورت حال پر منطبق ہیں اور ہمارے لئے تسلی کا ذریعہ ہیں۔ اور وباء کا سبب اور وباء میں جو ہمیں کرنا ہے وہ صاف صاف بتایا گیا ہے۔ اس میں ۴ باتیں ہیں:

۱) بلائیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں۔ یہ بات دوسری بہت سے آیات سے اور احادیث سے بھی ثابت ہیں۔

۲) یہ بلائیں ہمارے بعض گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں، ہمارے تمام گناہوں کی سزا نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر تمام گناہوں کی سزا ہو تو وہ سزائیں ایسی سخت ہونگی کہ ہم ایک دم زندہ ہی نہ رہیں گے۔ اسی کو حق تعالیٰ ایک اور آیت میں فرماتے ہیں کہ " وَيَعۡفُو عَن كَثِيرٍ " یعنی اللہ تعالیٰ بہت سے گناہوں کو معاف ہی کر دیتے ہیں۔

۳) یہ بلائیں اس لئے آتی ہیں کہ ان بلاؤں کا مزہ چکھ کر ہم گناہوں سے باز آجائیں۔ اس میں بتا دیا گیا کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ ہمیں گناہوں سے باز آجانا ہے۔

۴) جن پر بلائیں نازل ہوئیں ہیں ماضی میں ان کا انجام دیکھ لو کیسا ہوا، یعنی ہلاک کئے گئے، ان میں اکثر مشرک تھے۔ یعنی یہ بلاء اور ہلاکت مشرکوں اور کافروں کے لئے ہوتی ہے۔ اور اس بات کو حق تعالیٰ نے خاص تاکید کے ساتھ فرمایا ہے، کہ حضور ﷺ کو فرمایا کہ آپ کہہ دیجیے یعنی حضور ﷺ یہ بات مسلمانوں کو بتا دیں۔ اس میں ہماری پوری تسلی کر دی گئی۔ الحمدللہ۔ کلام پاک میں کئی جگہ مسلمانوں کی تسلی کی گئی ہے۔ بعض آیتیں حسب ذیل ہیں:

وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمۡحَقَ الۡكَافِرِينَ

اور تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا میل کچیل صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔

وَيَسۡتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضۡلِهِ ۚ وَالۡكَافِرُونَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾ سورة الشوریٰ

اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ ثواب دیتا ہے۔ اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

حسب ذیل حدیث شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وبائی امراض کافروں پر عذاب اور ایمان والوں کے لئے رحمت ہے۔:

عَنۡ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهَا أَنَّهَا سَأَلَتۡ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخۡبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبۡعَثُهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى مَنۡ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى رَحۡمَةً لِلۡمُؤۡمِنِينَ، فَلَيۡسَ مِنۡ عَبۡدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونِ، فَيَمۡكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحۡتَسِبًا يَعۡلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثۡلُ أَجۡرِ الشَّهِيدِ۔ رواه البخاري

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ عَزَّوَجَل جس پر چاہتا اسے بھیجتا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَل نے مؤمنین کے لئے اسے رحمت بنا دیا۔ تو جو شخص طاعون پھیلنے کے زمانے میں اپنے شہر میں صبر کے ساتھ طلب ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے لکھ دیا ہے تو اس کے لئے شہید کی مثل ثواب ہے۔

بندہ اپنے احباب اور متعلقین کو عرض کرتا ہے کہ ایمان کو اپنے جسقدر ہو سکے قوی کریں۔ اور ایمان گناہوں سے کمزور ہوتا ہے اور اعمال صالحہ سے قوی ہوتا ہے۔ معتبر علماء کی کتابوں سے اسلامی عقائد پڑھ لیں۔ بہشتی زیور میں آسان زبان میں تمام عقائد دئے ہوئے ہیں، اور گناہوں کی تفصیل بھی ہے۔ حقوق کا بھی بیان ہے۔ یہ سب پڑھیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھیں۔ گناہ کو حلال سمجھنے سے تو ایمان ہی جاتا رہتا ہے۔ اسی طرح سنت کا اہتمام ہم سب جتنا کر سکیں کریں، اور سنتوں کی وقعت اور محبت ہونی چاہیے۔ آج کل گناہ کو حلال سمجھنے سے اور سنتوں کی ناقدری، ان سے بے اعتنائی، بلکہ سنتوں پر اعتراض اور استہزاء سے بہت سوں کے ایمان ختم ہو رہے ہیں۔ بندہ خود اپنے آپ کو اور اپنے احباب کو یہ سب عرض کر رہا ہے۔